مطابق سزا دی جائے گی اور جب وہ اپنی سزا بھگت لے گا تو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ لیکن جس نے بغاوت کا ارتکاب کیا ہے وہ کسی طرح جنت میں نہیں جا سکتا۔ اُس کا مقام بہر حال دوزخ ہے۔ دوسرے کسی جرم کا وہ مرتکب نہ بھی ہو تو بغاوت بجائے خود اتنا بڑا جرم ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی بھی اسے جنت میں نہیں پہنچا سکتی۔

حروفِ مُقطّعات کے بارے میں ایک سوال

سوال:۔ تفہیم القرآن میں حروفِ مقطّعات کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ اسلوب شعراءِ جاہلیت میں معروف تھا جو بعد میں متروک ہو گیا اس سلسلے میں چند معروضات ہیں۔

۱۔ کیا اس کی مثال شعراءِ جاہلیت کے اشعار میں یا خطبا کے خطبوں میں ملتی ہے؟

۲۔ صحابۂ کرامؓ کے اقوال میں اس کے اثبات میں کچھ منقول ہے؟

۳۔ کیا حروفِ مقطعات کا اسلوب اگر بعد میں متروک ہو گیا، تو یہ "عربی مُبین" کے خلاف تو نہیں؟

جواب:۔ حروف مقطعات کے متعلق تفصیلی مطالعہ و تحقیق کی اگر آپ کو فرصت نہ ہو تو صرف "لسان العرب" کی پہلی جلد میں باب تفسیر الحروف المقطعہ ہی دیکھ لیجیے۔ اس میں اوّل تو یہ معلوم ہو گا کہ مفسرین نے ان کی مختلف تعبیریں کی ہیں۔ پھر مشہور ماہر لغت الزجّاج کا یہ قول آپ کو ملے گا کہ اہل عرب ایک حرف بول کر کوئی ایسا کلمہ اس سے مراد لیتے تھے جس میں وہ حرف پایا جاتا ہو۔ اس کی مثال میں انہوں نے یہ مصرع پیش کیا ہے کہ:

قلت لها قفی فقالت قِ

یعنی "قِ" سے مراد ہے اَقِفُ۔ اسی طرح انہوں نے یہ شعر بھی مثال کے طور پر نقل کیا ہے:

نادیتهم ان الجموا اَلَاتا

قالوا جمیعا کلهم اَلَافا

یعنی اَلَا تا" سے مراد ہے اَلَا تَرْکَبُوْنَ؟ اور اَلَا" فا" سے مراد ہے اَلَا فَارْکَبُوْا۔